REGD No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۳ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ امان ۱۳۳۵ ہش | ۲۷ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۶ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

لاہور ۲۴ مارچ (بذریعہ ڈاک) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کل تک مسلسل بخار ہو رہا تھا۔ اور کمزوری بھی کافی تھی۔ اور اس کے ساتھ گھبراہٹ بھی تھی۔ کل دوپہر کو کل ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے زخم کے ٹانکے کھولے۔ تو ایک ٹانکہ کی جگہ سے خون بہنے لگا۔ جو اچھی طرح صاف کر کے پٹی کر دی گئی۔ اس کے بعد حرارت نارمل ہے۔ اور عام حالت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام پر جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے دلی مبارکباد

صدر مملکت۔ وزیر اعظم۔ گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ کی خدمت میں ناظر صاحب امور خارجہ کے برقی پیغامات

ربوہ ۲۶ مارچ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام پر ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ نے ۲۳ مارچ کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے صدر مملکت میجر جنرل اسکندر مرزا وزیر اعظم جناب چودھری محمد علی وزیر داخلہ جناب عبدالستار گورنر مغربی پاکستان جناب مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر خان صاحب کی خدمت میں تہنیت اور مبارکباد کے برقی پیغام ارسال کئے تھے ان کے ارسال کردہ تاروں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) صدر مملکت وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی خدمت میں

"یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے موقعہ پر جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مملکت کو امن خوشحالی اور قوت عطا فرمائے۔ اور اہل پاکستان کو اپنے لطف و احسان سے نوازتا رہے۔"

(۲) گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ کی خدمت میں

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تقریبات کے تاریخی اور مبارک موقعہ پر میں جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان کو امن خوشحالی اور مسرتوں سے نوازے"

(ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ ربوہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام پر جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے مبارکباد

لندن (بذریعہ تار) مکرم مولوی احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کے موقعہ پر مسجد لنڈن میں اظہار تشکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی جماعت احمدیہ انگلستان نے فیصلہ کیا۔ کہ اس مبارک موقعہ پر پاکستان کو مبارکباد دی جائے۔ اجلاس میں پاکستان کے استحکام امن اور خوشحالی کے لئے بھی دعا کی گئی۔ اسی روز صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں مبارکباد اور دعا کے تار ارسال کئے گئے۔

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب انڈونیشیا سے ۲۸ مارچ کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا مورخہ ۲۸/۳/۵۶ کو بذریعہ چناب ایکسپریس تشریف لا رہے ہیں احباب سٹیشن پر پہنچ کر صاحبزادہ صاحب موصوف کے استقبال میں شریک ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے فرزند اکبر صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ربوہ ۲۵ مارچ۔ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر مورخہ ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے کے قریب لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۵۱ سال تھی — آج مورخہ ۲۵ مارچ کو دوپہر کے قریب آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ربوہ لاہور۔ لائل پور۔ سرگودہا اور بھیرہ وغیرہ کی جماعتوں کے احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ بعدہ آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق حضرت ام المومنینؓ کے مزار مقدس کی چار دیواری میں آپ کی والدہ محترمہ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے مزار کے ساتھ والی جگہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات اور اہل ربوہ کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے اور دور تک کندھا دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تدفین مکمل ہونے تک وہیں تشریف فرما رہے۔ قبر تیار ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی جس میں جماعت کے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ غلاف کعبہ کا ٹکڑا آپ کے کفن میں شامل کیا گیا۔

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب مرحوم ۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبدالسلام نام تجویز فرمایا۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم پائی جہاں سے آپ نے بی۔ اے کے بعد ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی علالت

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کے متعلق کل کے خط سے جو اطلاع ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالت بدستور پہلے جیسی ہے بخار صبح کے وقت نسبتاً کم مگر شام کو ۱۰۲ سے کچھ اوپر ہو جاتا ہے۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۶ء

جبر واکراہ کی ناکامی

مسٹر خروشیف سوویٹ روس کے فرسٹ سیکرٹری نے کمیونسٹ کانگرس کے بیسیویں سیشن کے آخری اجلاس میں ۲۹ فروری کو تقریر کرتے ہوئے مارشل سٹالن کو اپنے تیس سالہ عہد حکومت میں قتل عام اور وسیع پیمانے پر اذیت رسانی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

باخبر حلقوں نے مزید یہ بھی بتایا ہے۔ کہ سٹالین کے عہد کے "خوفناک رازوں" پر سے پردہ ہٹا دینے کا فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ حکمران سٹالین کے اس طلسم کو توڑ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس میں روسی عوام گذشتہ تیس برس سے بری طرح گرفتار تھے۔

موجودہ زمانہ میں شاید یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایک ملک کے لوگوں نے اپنے ایک عظیم لیڈر کے ساتھ اس کی وفات کے بعد ایسا سلوک کیا ہو۔ جس نے اپنی زندگی میں ایسے دبدبے سے حکومت کی ہو۔ کہ کسی بڑے سے بڑے پارٹی لیڈر کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی ہو۔

اس بات سے کمیونزم کے اس طریق کار کی ناکامی واضح ہوتی ہے۔ جس سے بعض نظریات خواہ وہ کتنے بھی اچھے ہوں۔ کسی قوم پر بالجبر ٹھونسنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو انقلاب بزور شمشیر لایا جاتا ہے۔ اور پھر بزور شمشیر ہی اسے قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ کبھی دیرپا نہیں ہوتا۔ اور انسانی فطرت جلد ہی اس کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے۔ انسان کا جذبہ آزادی رائے اتنا جاندار ہے۔ کہ بڑے سے بڑا ظلم بھی اس کو ہمیشہ کے لئے دبا نہیں سکتا۔ تاریخ انسانی اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے کوئی اپنے خیالات بزور دوسروں پر ٹھونس دے۔ مگر یہ طلسم دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے عوام بھی اب کمیونزم کے جبریہ طریق کار سے اکتا چکے ہیں۔ اور سٹالین کے عہد میں جو فولادی پردہ روس اور باقی دنیا کے درمیان حائل رہا ہے۔ اس نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا ہے۔ اور خود روسی حکمران اب اس کے نقصانات محسوس کرنے لگے ہیں۔ سٹالین کی جابر شخصیت نے اس جذبہ کو عارضی طور پر دبائے رکھا تھا۔ دباؤ ہٹتے ہی انسانی فطرت پھر ابھر آئی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ روس کے موجودہ حکمران ایسے اقدام کر رہے ہیں، جن سے وہ بیرونی دنیا کے ساتھ روابط پیدا کرنے کی راہ تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

آج کی دنیا میں کوئی ملک خواہ وہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو۔ باقی دنیا سے منقطع رہ کر دیر تک گزارہ نہیں کر سکتا۔ سب سے بڑا نقصان تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ باقی تمام دنیا کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ کیونکہ دنیا پردہ کے اندر کے صحیح حالات نہ جاننے کی وجہ سے اس کے متعلق طرح طرح کے تصورات قائم کر لیتی ہے۔ اور انہیں اپنے لئے خطرناک سمجھنے لگتی ہے۔ پھر کمیونزم کے متعلق جس کا مسلمہ طور پر بنیادی طریق کار رہے ہی جارحانہ۔ فولادی پردہ کی صورت میں بیرونی دنیا کے جذبات تو خواہ مخواہ اس کے خلاف معاندانہ ہونے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی جمہوریتوں اور روس کے درمیان دوسری عالمگیر گرم جنگ کے بعد سے سرد جنگ چلی آئی ہے۔ جو گرم جنگ سے کسی طرح کم خطرناک نہیں۔

روس کے اس تجربہ سے جبر کی ناکامی ایک دفعہ پھر نہایت زور سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور ایک دفعہ پھر واضح ہو گیا ہے۔ کہ انسان کے آزادی رائے کے حق کو کوئی طاقت انسانی فطرت سے محو نہیں کر سکتی۔

اسلام نے جو دین فطرت ہے۔ بہترین اصول آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا کے سامنے رکھا تھا۔ کہ

لا اکراہ فی الدین

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ تاریخ انسانی اس اصول کی حقانیت ایک سے زیادہ دفعہ عیاں کر چکی ہے۔ لیکن بعض طبیعتیں ابھی تک اس اصول کی حقانیت سمجھنے سے عاری ہیں۔ اسلام کو آغاز میں جو تلوار اٹھانی پڑی تھی۔ وہ اسی اصول کی خلاف ورزی کے خلاف مجبوراً اٹھانی پڑی تھی۔ جیسا کہ آیہ کریمہ

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ یعنی مسلمانوں کو لڑائی کی اس لئے اجازت دی گئی ہے۔ کہ ان پر ظلم ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اہل شرک وکفر حق کی آواز کو بزور دبانا چاہتے تھے۔ انہوں نے آزادی ضمیر کا گلا گھونٹ دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ دفاع کی اجازت نہ دیتا۔ تو حق کی آواز دنیا میں کبھی بلند نہ ہو سکتی۔ تلوار صرف دفاع کے لئے اٹھائی گئی تھی۔ تاکہ مخالفین حق کو مٹانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ دوسرے دنیا پر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انسانی ضمیر آزاد ہے۔ وہ کسی جبر کو قبول نہیں کرتی۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں دفاع کی اجازت دی تھی۔ وہیں اس پر پابندیاں بھی ساتھ ہی عاید کر دی تھیں۔ کہ اصل غرض فوت نہ ہو جائے۔ اور تجاوز اور تعدی سے سختی سے منع فرما دیا۔ تاکہ دفاع کے حدود قائم رہیں۔ اور دفاع جارحیت کی صورت نہ اختیار کر جائے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ

قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔

یعنی لڑنے والوں سے صرف اسی وقت تک لڑو۔ کہ اکراہ وجبر کا جو فتنہ اٹھایا گیا ہے۔ وہ بیٹھ جائے۔ اور دین خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ یعنی ہر انسان آزاد ہو۔ کہ جو دین چاہے۔ اختیار کرے۔ کسی دباؤ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کرے۔

افسوس ہے۔ کہ اسلام کی اس واضح تعلیم کو نظر انداز کر کے بعض مسلمانوں نے بھی اسلام کو جبر سے قائم کرنے کے نظریات اختیار کر لئے۔ جن کی ناکامی تاریخ اسلام سے واضح ہے۔ مگر ابھی تک بعض لوگ خاص کر آج کمیونزم اور فاشزم سے شہ پا کر اپنے جبریہ نظریات سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور آج جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے پر امن ذرائع وسیع کر دیئے ہیں۔ بجائے ان ذرائع سے کام لینے کے بالجبر حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے دین کو بدنام کر کے اس کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

روس کی یہ مثال یقیناً ایسے لوگوں کے لئے سبق آموز ہو سکتی ہے۔ اور انہیں اپنے نظریات کا ازسر نو جائزہ لینے کی طرف رہنمائی کر سکتی ہے۔ اور اسلام کی تعلیم کی روشنی میں وہ اسلام کے غلبہ و فروغ کے لئے صحیح لائحہ عمل اختیار کر سکتے ہیں۔

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کی اطلاع جلد بھجوائی جائے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سینتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ شوریٰ کا ایجنڈا جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعتوں کا جلد اجلاس کر کے انتخاب نمائندگان کی اطلاع دیں۔

اطلاع میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت نے متفقہ یا کثرت رائے سے فلاں صاحب کو منتخب کیا ہے۔ انتخاب کی رپورٹ پر سکرٹری مال جماعت احمدیہ کی تصدیق ضروری ہے۔ کہ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہیں ہے۔ انتخاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو جو اخبار الفضل ۳/۷/۵۶ میں شائع ہو چکی ہیں مدنظر رکھیں۔ نیز انتخاب کے وقت ان امور کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ تعداد نمائندگان کے لحاظ سے امیر جماعت بھی جماعت کے کوٹا میں شامل ہیں۔ نمائندہ اسی جماعت میں چندہ دیتا ہو۔ طالب علم نہ ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی علالت

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس تا حال میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے ٹمپریچر نہیں رہا تھا۔ اور کھانسی میں بھی کمی واقع ہو گئی تھی۔ لیکن اب پھر شدید زکام اور ساتھ ہی کھانسی کی تکلیف اور اس وجہ سے ٹمپریچر بھی ۱۰۰ تک ہے۔ ۱۹ مارچ کو ایکس رے ہوا تھا۔ پہلا ایکس رے ۲۳ فروری کو ہوا تھا۔ دونوں ایکس ریز کے Results کے مقابلہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ Pleural effusion پہلے سے کم ہے۔ اور پہلے سے حالت بہتر ہے۔ احباب محترم شمس صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب بھی تا حال میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے زخم روبصحت ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ دو اور پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ مکرم شمس صاحب کا پتہ یہ ہے:-

البرٹ وکٹر ہال بیڈ ۷ میو ہسپتال لاہور۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریبات ۔ استحکام پاکستان کے لئے اجتماعی دعائیں

جلسۂ عام کا انعقاد، کھیلوں اور ضیافتوں کا اہتمام عمارتوں اور ملحقہ پہاڑیوں پر چراغاں

ربوہ ۲۳ مارچ ۔ ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریب پورے اہتمام اور پورے جوش و خروش سے منائی گئی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر پر پاکستانی پرچم لہرائے گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں جمہوریہ پاکستان کے قیام کا ذکر فرمایا اور اسکے استحکام کی دعا کی۔ بعد کھیلوں، ضیافتوں اور جلسۂ عام کے علاوہ محلوں کی مساجد میں بھی پاکستان کے استحکام اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ نیز رات کو عمارتوں ملحقہ پہاڑیوں اور دکانوں پر چراغاں کیا گیا۔ غرباء کو کھانا کھلانے کے علاوہ بچوں میں وسیع پیمانہ پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اہل ربوہ نے ان تمام تقریبات میں دلی مسرت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور تمام شہر میں رات گئے تک خوب چہل پہل اور رونق رہی۔

تقریب کا آغاز } ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور خاص دعاؤں سے ہوا۔ چنانچہ علی الصبح اہل ربوہ نماز فجر ادا کرنے کے لئے مسجدوں میں جمع ہوئے تو انہوں نے نماز کے بعد پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کیں۔

پرچم لہرانے کی رسم } پروگرام کے مطابق آٹھ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر پر پاکستان کے جھنڈے لہرائے گئے۔ پرچم کشائی کی رسم میں شریک ہونے کے لئے احباب کثیر تعداد میں ان دفاتر کی چھتوں پر آ جمع ہوئے۔ احباب کے جمع ہو جانے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر پر ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے اور وکیل اعلیٰ جناب حافظ عبد السلام صاحب نے تحریک جدید کے دفاتر پر پاکستان کے پرچم لہرائے جونہی پرچم ہوا میں کھلے تمام حاضرین نے جوش مسرت سے خوشی اور حمد کے نعرے بلند کئے۔ چنانچہ تمام فضا نعرۂ تکبیر جمہوریہ پاکستان زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ صدر جمہوریہ سکندر مرزا زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب نے شرکت کی۔

کھیلوں کے مقابلے } اس کے بعد کھیلوں کے مقابلے ہوئے جن میں اہل ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ چنانچہ ہیرو ڈیہ۔ والی بال۔ ہاکی۔ کبڈی اور کرکٹ کے میچ کھیلے گئے۔ ان میچوں کی وجہ سے کھیل کے میدانوں میں دوپہر تک خوب رونق رہی۔

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ } سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں جمہوریۂ پاکستان کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اسلامی تعلیمات کا صحیح نمونہ قائم کریں۔ اور جو احسن تقویم اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ ہم قیامت تک اس کے اہل رہیں۔

پبلک جلسہ کا انعقاد } نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے قیام اور اس کی اہمیت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی آپ نے فرمایا بلاشبہ آج کا دن جس کے ملک میں نئے آئین کے نفاذ کا اعلان کیا جا رہا ہے ہم سب کے لئے خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ پاکستان کے ہر باشندے کا فرض ہے۔ کہ وہ آج کے دن خوشی منائے۔ لیکن یہ خوشی ناتمام اور نامکمل رہے گی۔ اگر ہم اس بات کو مدنظر نہ رکھیں۔ کہ نئے آئین کے نفاذ کے سلسلہ میں آج کا یہ اعلان ہمارے ملک کے باشندوں پر ایک بڑی ذمہ واری عائد کر رہا ہے۔ دنیا کی ساری قومیں اس انتظار میں ہیں۔ کہ اسلام نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ ہم اپنے عمل سے اس کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جہاں تک آئین کا تعلق ہے۔ موجودہ حالات میں اسے بہترین آئین قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس میں غیر مسلموں کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے لئے ترقی کے پورے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں۔ اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کرنے کا حق سب کے لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ آئین کی ان خوبیوں کا خود غیر مسلموں نے بھی اقرار کیا ہے۔ اس آئین کو اپنے عمل سے کامیاب بنا کر دنیا کی نگاہ میں اسلام کو سرخرو کر دکھانا اب ہم سب باشندگان ملک کا کام ہے۔ اگر ہم اپنے اس فرض کی ادائیگی میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر خوشی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہماری کوئی لغزش آئین کی راہ میں حارج ہوتی ہے۔ تو پھر ہماری یہ لغزش ہمارے لئے ہی نہیں۔ بلکہ خود اسلام کے لئے بھی بدنامی کا موجب ہو گی۔ بیشک سب اہل پاکستان کے لئے یہ ایک خوشی کا موقعہ ہے لیکن ساتھ ہی ایک نازک مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم سب کی یہ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ ہم اہل پاکستان اپنے اس آئین کو مملکت پاکستان میں ہر جہت سے طور پر کامیاب بنائیں۔ اور دنیا ہمارے عمل کو دیکھ کر گواہی دے کہ فی الواقعہ دنیا کی نجات اسی دستور العمل کو اپنانے اور اختیار کرنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ فی الواقعہ آج کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے احباب پر واضح کیا۔ کہ ہمیں آج کے دن اسلام اور پاکستان کی خدمت کا ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ پھر سے عہد کرنا چاہئے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پاکستان کے استحکام کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد بچوں میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نیز نماز جمعہ سے قبل غرباء کو کھانا کھلانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

چراغاں } یوم جمہوریہ کی خوشی میں رات کو عمارتوں اور ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چراغاں کیا گیا۔ چنانچہ قصر خلافت مسجد مبارک۔ دار الضیافت دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ دفاتر تحریک جدید دفتر جلسہ سالانہ تعلیم الاسلام کالج اور اس کی ملحقہ عمارتیں نصرت گرلز کالج دیگر ادارے اور گول بازار کی دوکانیں بجلی کے قمقموں اور چراغوں سے

(باقی دیکھیں صـ ۲)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے قیام پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

کی طرف سے

صدر جمہوریہ وزیر اعظم صوبائی گورنر اور وزیر اعلیٰ کی خدمت میں

تہنیت اور مبارکباد کے تار

مورخہ ۲۳ مارچ کو اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے قیام پر جنرل سکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے انجمن کی طرف سے صدر جمہوریہ جناب میجر جنرل اسکندر مرزا۔ وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی گورنر مغربی پاکستان۔ جناب مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر خان صاحب کی خدمت میں تہنیت اور مبارکباد کے برقی پیغام ارسال کئے۔ ان تاروں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کی خدمت میں

"اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام پر اہل ربوہ آپ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمارے ملک کو امن خوشحالی اور قوت عطا کرے۔ اور اہل پاکستان کو ہمیشہ قائم رہنے والی مسرتوں اور شادمانیوں سے نوازتا رہے آمین۔

گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ کی خدمت میں

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام اور جشن جمہوریہ کے تاریخی اور مبارک موقعہ پر میں اہل ربوہ کی طرف سے دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان کو اپنے فضل امن خوشحالی اور مسرتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اسلامی جمہوریہ اور ہمارے فرائض

(از امین اللہ خان صاحب سالک ربوہ)

نوٹ:- یہ مضمون الفضل کے جمہوریہ نمبر کے لئے موصول ہوا تھا۔ مگر بعدم گنجائش کی وجہ سے اس میں شائع نہ ہو سکا۔

۲۳ مارچ کا دن ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اس دن ہمارے ملک میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ جن مقاصد کو پیش نظر رکھ کر ہم نے آزاد مملکت کا مطالبہ کیا تھا۔ اس دن سے اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ ہم حکومت دے کر تمہیں آزماتے ہیں۔ یعنی اگر تم اسے صحیح بنیاد عدل پر قائم رکھو گے۔ تو ہم بھی تمہاری مدد کریں گے۔ اور تمہاری مملکت کی حفاظت کریں گے۔ لیکن اگر تم نے صحیح طریقہ پر حکومت نہ چلائی۔ تو ہم تم سے حکومت چھین کر ان کو دے دیں گے۔ جو اسے صحیح طور پر چلائیں۔

ازل سے ہم یہی قانون قدرت رائج دیکھتے ہیں۔ کہ جن اقوام نے اپنے آپ کو حکومت کا اہل بنایا۔ خدا تعالیٰ نے بھی انہیں حکومت بخشی۔ اور جنہوں نے یہ اہلیت کھو دی۔ ان سے خدا تعالیٰ نے بھی حکومت لے لی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کہ سہ
خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

ہماری مملکت پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ" ہے۔ یعنی اس میں مملکت کو اسلام کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ جو بہترین مذہب ہے۔ اور جو زندگی کے لئے بہترین لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اسے جمہوریت قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی جمہوریہ محض چند شہروں کے مجموعے کا نام نہیں۔ اسلامی جمہوریہ ارباب اقتدار کا نام نہیں۔ اور نہ ہی یہ صرف دستور و قانون کا نام ہے۔ بلکہ اسلامی جمہوریت پاکستان میں رہنے والے تمام افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ افراد سے ہی قوم بنتی ہے۔ اور افراد ہی درحقیقت جمہوری حکومت کے ممد و معاون ہوتے ہیں۔ محض اسلامی قوانین کے بننے سے ہی اسلامی جمہوریہ قائم نہیں ہو سکتی۔ اگر محض قوانین کا سوال ہو۔ تو قوانین تو ہمارے لئے چودہ سو سال پہلے بنائے جا چکے ہیں۔ بے شک بعض قوانین کا تعلق حکومت ملنے سے ہے۔ اور وہ اب نہیں بنے ہیں۔ مگر محض ان قوانین کے بتا دینے سے تو اصل مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

اصل اسلامی حکومت تبھی قائم ہوگی۔ جب ملک کے افراد بھی اسلامی بنیں۔ عقیدہ ہمیشہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام کی حکومت دل پر ہوتی ہے۔ اور دل کو جبر سے نہیں منوایا جا سکتا۔ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ بلکہ اس نے اعلیٰ لائحہ عمل ہونے کی وجہ سے خود لوگوں کے دل میں گھر کر لیا۔ اور لوگوں نے اسے پسند کیا۔

پس اسلامی حکومت اسی طرح بن سکتی ہے۔ کہ پاکستان کے افراد اسلامی بنیں۔ اور ہم اسی طرح اسلامی بن سکتے ہیں۔ کہ اسلام کے احکام کو سمجھیں۔ ان کی حکمتوں کو جانیں۔ اور دل سے انہیں اعلیٰ سمجھیں۔ اور پھر ان کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے ان پر پوری جد و جہد سے عمل کریں۔ اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔ پس جب ہم صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں گے۔ تو ہماری مملکت بھی اسلامی بن جائیگی۔ لیکن اگر ہم اسلامی احکام پر عمل پیرا نہ ہوں۔ تو پھر مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ رکھ دینے سے کچھ نہیں بنتا۔

پھر تو جمہوریت وہی طریق اختیار کر لے گی۔ جس کے متعلق علامہ اقبال نے لکھا ہے سہ

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو یہ سمجھا ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری

اور پھر سہ

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

لیکن اگر ہم جمہوریت کے صحیح اصولوں کو مدنظر رکھیں گے۔ اور اسلامی احکام پر عمل کریں گے۔ تو پھر صحیح اسلامی جمہوریت قائم ہوگی۔

دنیا میں اس وقت دو ہی بڑے نظام رائج ہیں۔ (۱) سرمایہ داری اور (۲) اشتراکیت درحقیقت یہ دونوں افراط تفریط کی طرف مائل ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام سے اکتا کر اشتراکیت نے جنم لیا۔ اور اب اشتراکیت کے بانیوں کے طرز عمل پر بھی روس میں تنقید شروع ہو گئی ہے۔ لوگ ان دونوں نظاموں سے اکتا رہے ہیں۔ اسلام کے متعلق اب بڑا اعتراض یہی ہے۔ کہ بے شک چودہ سو سال قبل اس نظام نے کام کیا۔ مگر اب یہ نظام قابل عمل نہیں رہا۔ اگر اب یہ قابل عمل ہے۔ تو اس پر عمل کر کے دکھاؤ۔ اگر ہم اب پاکستان میں اسلامی نظام قائم کر دیں۔ اور عملاً ان پر ثابت کر دیں۔ کہ یہی صحیح راہ ہے۔ تو وہ پھر اس طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

بہرحال ہماری موجودہ دستور یہ لائق ستائش ہے۔ کہ اس نے دستور کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

حزب اختلاف اور بعض دوسرے لوگ دستور پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس میں ابھی نقائص ہیں۔ لیکن انہیں اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا کی کسی مملکت کو بھی یہ دعویٰ نہیں۔ کہ اس کا دستور بغیر کسی نقص کے ہے۔ دنیا کے جتنے بھی دستور ہیں۔ سب میں ترامیم اور اضافے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس دستور میں بھی ترمیم اور اضافہ ہو سکتا ہے۔

اب اتنا تو ہو گیا ہے۔ کہ ہم دنیا کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا بھی دستور ہے۔ اور جس چیز کی مدت سے کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔

پس یوم جمہوریہ جہاں ہمارے لئے فرحت و مسرت کا پیام لاتا ہے۔ وہاں ہم پر ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے۔ اب علماء کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرائیں۔ اسلامی احکام کی حکمتوں کو سمجھائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا نیک نمونہ پیش کریں تا کہ لوگ خود بخود شوق سے اسلامی تعلیم پر عمل کریں۔ اور جب لوگ شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔ تب صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم ہو جائیگی۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ جب ہم نے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر یہ ملک حاصل کیا ہے۔ تو ہم شریعت اسلامیہ پر عمل بھی کریں۔ ہم نے اسلام کے نام پر گراں بہا قربانیاں دی ہیں۔ اب ہم اسلام کو ہی اس مملکت کا حاکم بنائیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ کہ اس نے ہزارہا مصائب کے بعد یہ مملکت عطا فرمائی۔ اور پھر ہم یوم جمہوریہ کے مبارک موقعہ پر عہد کریں کہ اے خدا ہم نے تیرے نام پر یہ مملکت حاصل کی۔ اب ہم تیری ہی حکومت یہاں قائم کریں گے۔ انشاء اللہ۔
اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین

قادیان کی متروکہ جائیداد کے متعلق آخری یاد دہانی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اب جبکہ قادیان کی متروکہ جائیدادوں کے متعلق کلیم داخل کرنے کی آخری میعاد ۳۱ مارچ کو ختم ہو رہی ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوستوں کو اس معاملہ میں جماعتی فیصلہ اور جماعتی پالیسی کے متعلق پھر یاد دہانی کرا دی جائے۔ تا کہ کوئی دوست غلط فہمی یا عدم علم کی وجہ سے (گو عدم علم یا غلط فہمی کا امکان تو کوئی نہیں) اس کے خلاف قدم نہ اٹھائیں۔ سو جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ:-

(۱) قادیان کی آبادی کا وہ حصہ جو اس وقت درویشوں کے قبضہ میں ہے۔ اور جو مسجد اقصیٰ سے لے کر مقبرہ بہشتی تک واقع ہے۔ جس میں دار المسیح اور حضرت خلیفہ اولؓ کے مکانات اور مدرسہ احمدیہ اور مہمان خانہ وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں تو کسی قسم کی متروکہ جائیداد کے متعلق کلیم کرنا جائز نہیں۔ خواہ وہ مکان ہو۔ یا کوئی اور جائیداد ہو۔

(۲) درویشوں والے حلقہ سے باہر صرف رہائشی مکانوں کے متعلق کلیم کرنا منع ہے۔ اور دیگر جائیداد مثلاً دوکانوں اور خالی زمین اور کارخانوں اور باغات وغیرہ کے متعلق کلیم کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ: خالی زمین سے مکانوں کے مردانہ اور زنانہ صحن وغیرہ مراد نہیں۔ کیونکہ وہ مکانوں ہی کا حصہ ہیں۔ بلکہ ایسی زمین مراد ہے۔ جو کسی رہائشی مکان کا حصہ نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی زمین پر پہلے مکان تعمیر شدہ ہو۔ مگر بعد میں فسادات وغیرہ کے ایام میں وہ مکان گر گیا ہو۔ تو اس کا کلیم بھی جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایسی زمین بھی دراصل مکان کی تہہ زمین کا رنگ رکھتی ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ)
۱۰ ۳/۵۶

محمد الطاف خان صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ کی طرف سے انسپکٹر محمد الطاف خان مجالس کے دورہ پر بھجوائے گئے تھے۔ وہ فوری طور پر مرکز میں حاضر ہوں۔ نیز جملہ مجالس مطلع رہیں کہ اس اعلان کے بعد کوئی چندہ ان کو نہ دیا جائے۔ اگر کسی مجلس نے چندہ دیا۔ تو وہ خود اس کی ذمہ دار ہو گی۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وہ آسان راہیں ــــ جن سے اکنافِ عالم میں اسلام کو سربلند کیا جاسکتا ہے

از مکرم شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اہم ترین امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء)

"اس وقت بعض اسلامی ممالک میں مسجدیں بنی ہوئی ہیں اور ہمارے دوست ان سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں لیکن یورپین ممالک میں تو مسجد کے بغیر ہمارا گذارہ ہی نہیں ہو سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد ان کی نگاہ میں ایسی عجیب چیز ہوتی ہے کہ جیسے گاؤں میں سینما یا تھیٹر چلا جائے تو لوگ اسکو دیکھنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اسی طرح یورپین لوگوں نے مسجد کا ذکر صرف سنا ہوتا ہے۔ مسجد انہوں نے دیکھا نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب انہیں کسی مسجد کا پتہ لگتا ہے تو بڑے شوق سے عجوبہ کے طور پر اسے دیکھنے کے لئے آجاتے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے اس امر کو صرف توجہ دلانے تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ جماعت کے لئے ایک ایسا آسان اور قابل عمل پروگرام مقرر فرمایا۔ جس پر نمائندگان شوریٰ نے کامل اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے محبوب امام سے عقیدت و محبت کا وہ نمونہ پیش کیا جسے دیکھنے والی آنکھ کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان سے حاضرین نے تعمیر مساجد کے لئے جس ولولہ جوش اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ اس کا ہلکا سا عکس رپورٹ کے اس فقرہ میں پایا جاتا ہے۔

"اس کے بعد چندہ دینے والوں کا جم غفیر امڈ آیا۔ جسے انتظام کو قائم رکھنے کے لئے لائنوں میں کھڑا کرنا پڑا۔ ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں تھا"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اسی پرتاثیر اور مقدس آواز کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ مجلس مشاورت کی تاریخ سے آئندہ مالی سال کے اختتام تک جماعت کے مردو زن نے اپنے محبوب امام کے قدموں میں اپنی دیگر مالی قربانیوں کے علاوہ تعمیر مساجد کے لئے قریباً تیس ہزار روپیہ لا ڈالا۔

اگرچہ مجموعی رنگ میں جماعت احمدیہ کی قربانی کی مثال فی زمانہ چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جس قدر عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بھی ناکافی ہے۔ ہمارے اولوالعزم امام کا عزم مبارک یہ ہے کہ

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ مسجدیں بنانی ہوں گی"۔
(خطبہ جمعہ ۱۲/۵/۵۰)

کیونکہ مساجد کے قیام سے غیر اقوام میں "تبلیغ اسلام کا رستہ کھل جاتا ہے جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کر لینا کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی غلط ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۱۲/۵/۵۰)

پس جب ہمیں صحیح رنگ میں احساس ہو چکا ہے کہ ممالک بیرون میں مساجد کے قیام سے اکناف عالم میں اسلام سربلند ہو سکتا ہے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمارے مقدس امام نے ہمارے لئے ایک آسان اور مستقل لائحہ عمل بھی مقرر فرما دیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم حضور ایدہ اللہ کی توقعات کے مطابق عمل پیرا نہ ہو سکیں۔

تعمیر مساجد کا یہ لائحہ عمل جو اسی صفحہ پر بصورت چوکھٹا شائع کیا جا رہا ہے کے متعلق حضور کی توقع ہے کہ

"ان آسان راہوں کے متعلق ہمارا یہ اندازہ تھا کہ اسی ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک سالانہ جمع ہو سکتا ہے"

احباب کو معلوم ہے کہ ایشیا، افریقہ امریکہ اور انگلستان میں قیام مساجد کے بعد حال ہی میں ہالینڈ میں ایک مسجد حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ اور اب جرمن میں خانہ خدا تعمیر کروانے کا انتظام ہو رہا ہے مسجد کے لئے زمین خرید کی جا چکی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے جماعت کا ہر طبقہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ "آسان راہوں" پر بڑی مستعدی اور استقلال کے ساتھ گامزن ہو جائے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

ممالکِ بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحۂ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) **بڑے تاجر**۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر**۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) **ملازمین** کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں دیں

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔

(۴) **وکلاء۔ ڈاکٹر**۔ اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی

(۶) **صناع**۔ مستری۔ لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدور پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار**۔ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ **وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان**

انصار کے ضلعوار نظام کا قیام

زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کو فوری اطلاع

مرکز سے انصار کے ضلعوار نظام کے قیام کے متعلق امراء صاحبان ضلع کو لکھا گیا ہے کہ وہ ضلع کی مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کے مشورہ سے زعیم اور نائب زعیم ضلع کا انتخاب کرائیں۔

اس ضمن میں زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امراء صاحبان ضلع جب اپنے اپنے ضلع کے زعیم و نائب زعیم ضلع کے انتخاب کی غرض سے ضلع کی مجالس انصار اللہ کے زعماء کو کسی تاریخ اور مقام پر حاضر ہونے کے لئے اطلاع دیں۔ وہاں پہنچکر کسی موزوں مخلص احباب کو زعیم و نائب زعیم انتخاب فرما دیں۔ لیکن نائب زعیم لازمی طور پر چالیس اور پچاس کی عمر کے درمیان کا ہونا چاہیئے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ کے ہسپتال کے نام میں تبدیلی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ رفروری یوم مصلح موعود کے مبارک موقع پر ہسپتال کی نئی پختہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی سفارش پر حضور نے ربوہ کے ہسپتال کا نام بجائے نور ہسپتال کے فضل عمر ہسپتال منظور فرمایا تھا۔ لہٰذا آئندہ سے صیغہ ھذا کا نام "فضل عمر ہسپتال" ہوگا۔ دوست خط و کتابت میں اسکو یاد رکھیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد

انیس سالہ بقایا موجودہ مالی حالت کے مطابق دیا جا سکتا ہے

تحریک جدید کے انیس سالہ حصہ لینے والے احباب کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ارشاد ذیل میں دیا جاتا ہے تا جن احباب کے ذمہ کچھ بقایا ہے وہ اول تو بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروالیں۔ اگر ان میں طاقت نہیں اور وہ وعدے پورے نہیں کر سکتے تو معافی لے لیں یا اپنے نام فہرست سے کٹوالیں تا کہ نہ خود گنہ گار ہوں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"جن دوستوں کے ذمہ گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ تحریک جدید کا بقایا ہے وہ یا تو اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر لیں (اب اس کی آخری میعاد دوبارہ پورا کرنے کی ۵ اپریل ۱۹۵۶ء ہے) اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو یا تو ہم سے معافی لے لیں یا اپنے نام فہرست سے کٹوالیں۔ تا کہ نہ تو خود گناہ گار ہوں اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکہ لگے"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک پڑھ کر انیس سالہ جہاد کا ہر سپاہی کوشش کرے کہ اگر اس کے ذمہ تھوڑا یا بہت بقایا ہے وہ ادا کرے۔ لیکن اگر موجودہ مالی حالت کے ماتحت وعدوں کے مطابق ادا کرنے کی توفیق نہیں تو بقایا والے سالوں میں جس قدر موجودہ مالی حالت کے ماتحت دے سکتا ہے دے کر نام درج فہرست کروالے۔ اور جس رقم کی ادا کرنے کی طاقت نہیں اس کی معافی لے لے تا وہ گناہ گار نہ ہو۔ اور نام بھی فہرست میں رہے۔ اگر فہرست میں نام لکھوانا نہیں چاہتا تو نام فہرست سے کٹوالے۔

اس ارشاد کے مطابق اشاعت فہرست پر اس کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ کیونکہ دفتر نے ہر ایک راستہ کھلا بتا دیا ہے۔ اس کا اختیار ہے جو چاہے عمل کر لے۔ ساتھ ہی یہ ارشاد بھی یاد رہے فرمایا:

"وہ شخص جو گذشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا۔ اگر اس کو اب شامل ہونے کی توفیق نہیں ملتی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا ورنہ اس سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنی یہ ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے"

پس انیس سالہ بقایا داروں کو اپنی پہلی قربانیوں کو ضائع نہیں کرنا چاہئیے۔ بلکہ حسب توفیق بقایا ادا کر کے اپنی نیکی کو قائم رکھنا چاہئیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

موصی احباب اپنے بقایا جات جلد ادا فرمائیں

مارچ کا مہینہ تقریباً گذر گیا ہے۔ مالی سال کا صرف ایک ماہ باقی ہے۔ ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء کے آخر تک بجٹ مجوزہ کے مقابلہ میں حصہ آمد کی مد میں تیس ہزار کی کمی ہے۔ ہمراہ مہربانی دوست جلد از جلد اپنے بقایا جات ادا فرمائیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنی آمد سال ۵۵-۱۹۵۴ء ہمیں تحریر نہیں کی وہ مہربانی کر کے اپنے فارم آمد سال ۵۵-۱۹۵۴ء جلد پر کر کے بھجوائیں۔ تا کہ ان کے حساب کا تصفیہ کر کے ان کو بقایا سے اطلاع دی جائے جن کی ادائیگی ۳۰ اپریل ۵۶ء تک ہونی ضروری ہے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ضرورت ہے

دفتر مرکزیہ انصار اللہ کے لئے ایک میٹرک پاس کلرک کی جو مستعد محنتی نوجوان ہو اپنی اپنی درخواستیں بتصدیق امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ پہلے اگر دفتر ی کام کیا ہو اس کا حوالہ یا سرٹیفیکیٹ ساتھ بھجوا دیں۔ اپنی عمر بھی لکھی جائے۔ تنخواہ ۵۰×۳×۸۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ گرانی الاؤنس ۱۰ روپے ماہوار علیحدہ ہوگا۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ولادت

میرے بھائی اللہ داد احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ ۸ مارچ بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرشید مہتمم اصلاح سکول چنیوٹ)

عہدہ داران لجنہ اماء اللہ جماعت ہائے احمدیہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا چندہ لجنہ کی رسید پر وصول کیا کریں اور صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات نظارت بیت المال کی طرف سے طبع شدہ رسید بکوں پر وصول کیا کریں۔ ایسی رسیدات ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو بھجوائی ہوتی ہیں سیکرٹری لجنہ کا فرض ہے کہ مقامی سیکرٹری مال سے رسید بک حاصل کریں اور ہر ماہ جو چندہ وصول ہوا کرے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر کے اس کی رسید حاصل کر لیا کریں۔ اور رپورٹ نظارت ہذا کو بغرض اطلاع بھجوا دیا کریں۔

اب جبکہ مالی سال قریب الاختتام ہے تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو تاکیدی چٹھی بھجوائیں کہ بقایا دار ممبرات سے پوری سعی کر کے چندہ مستورات کا بقایا وصول کریں اور اس طرح سے جو چندہ وصول ہو اپنے چندہ کے ہمراہ بمد چندہ مستورات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری دو لڑکیوں سیدہ حمیدہ بانو و سیدہ مبارکہ بانو کی آنکھوں کا مؤرخہ ۲۰ مارچ کو اپریشن ہوا ہے۔ دونوں لڑکیوں کے ۱۳-۱۴ گھنٹے بیہوش رہنے سے سخت پریشانی رہی۔ اب قدرے حالت بہتر ہے۔ احباب جماعت سے اپریشن کے کامیاب نتیجہ اور صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ حیدر آباد

(۲) چوہدری شریف احمد صاحب گذشتہ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (فضل الرحمن)

(۳) بندہ عرصہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ خاکسار کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ دیگر مشکلات دور فرمائے

عبد الرحیم صراف جڑانوالہ حال ٹی بی وارڈ میو ہسپتال لاہور

(۴) مکرمی قاضی علی محمد صاحب خطیب جامعہ احمدیہ سیالکوٹ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین شریف احمد سیالکوٹ

(۵) میری پھوپھی صاحبہ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری فتح دین ٹھیکیدار لائلپور عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں (امۃ الحفیظ بنت خیر دین مرحوم ربوہ)

دعائے نعم البدل

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل کا چھوٹا بچہ مجیب احمد بعمر ایک سال مؤرخہ ۲۳ مارچ کو وفات پا گیا۔ مکرم مولوی صاحب خود گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں خدمت دین کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔ ہمیں اس صدمہ میں مکرم مولوی صاحب موصوف اور دیگر پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

زعماء صاحبان مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کیلئے اعلان

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں ۱۸ - ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء کو منعقد ہوا تھا۔ اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ انصار اللہ کا ضلع وار نظام قائم کیا جاوے۔ اس فیصلہ کی تکمیل میں مورخہ ۱ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز فجر زعیم ضلع وار اور ... ضلع کا انتخاب ہوگا۔ زعماء صاحبان مجلس ضلع کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ مہربانی کرکے مجلس مشاورت کے موقعہ پر ربوہ تشریف لاویں۔ اور اس انتخاب میں حصہ لیں۔ یہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری اجلاس ہے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان برائے تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

امسال بھی انشاءاللہ تعالے لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھول جائے گی۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں سے چند ممبرات چن کر اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھیجیں۔ رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی طرف سے ہوگا۔ قابلیت قرآن کریم ناظرہ اور اردو لکھنا پڑھنا ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ دیہات اور قصبات کی لجنات کو اس بارہ میں زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

زیر سرپرستی نظارت تعلیم بزم ترقی علوم کے ماتحت عربی و فارسی بول چال اور ابتدائی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب عربی کلاسز سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل سے ملیں۔ کوارٹر تحریک جدید ۲۷ فارسی کی ابتدائی اور منشی فاضل کلاسز ۲ /۱۰ /۵۶ سے جاری ہو چکی ہیں۔ جو احباب ان کلاسز سے استفادہ کرنا چاہیں۔ کوارٹر ۲۶ تحریک جدید پر تشریف لا کر سکرٹری بزم ترقی علوم سے ملکر کلاس میں داخلہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ منشی فاضل کلاس کا وقت فی الحال نماز عصر کے بعد ۴½ بجے سے ۵½ بجے تک رکھا گیا ہے۔ (سکرٹری بزم ترقی علوم - ربوہ)

فرائض عہدہ داران مال

عہدیداران مال کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ اگر ان کی جماعت سے کوئی دوست تبدیل ہو کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ یا کسی جگہ سے تبدیل ہو کر دوسری جماعت میں آجائیں تو ایسے دوستوں کے بجٹوں کی ادائیگی یا کمی بروقت اپنے بجٹوں میں کروایا کریں مگر بعض عہدہ داران مال کماحقہ اس فرض کو ادا نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جماعتوں کے حسابات میں بھی گڑبڑ ہوتی ہے۔ اور سلسلہ کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ نئی جماعت کے عہدہ دار آنے والے دوست سے بروقت بقایا جات کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ لہذا تمام عہدہ داران مال سے التماس ہے کہ اس فرض کی بجا آوری میں پوری توجہ سے کام لیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

مکرم خان محمد ابراہیم خان صاحب کپور تھلوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۳ /۳ /۵۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے خادم دین اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ نومولود حضرت محمد خاں کپور تھلوی مرحوم کے پوتے ہیں۔ فضل الدین ننگلی

سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ خانپور

صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر کی وفات بقیہ صفحہ اول

آخری بیماری

آپ کو ذیابیطس کی تکلیف مدت سے تھی۔ وفات سے [illegible] دن قبل جبکہ آپ اپنی اراضی نوابشاہ ضلع نواب شاہ میں تھے آپ کو ملیریا بخار کا حملہ ہوا چار پانچ دن بخار کی شدت رہی اور اسی تکلیف میں آپ ۱۳ مارچ کو لاہور تشریف لے آئے وہاں ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب نے معائنہ کے بعد فیصلہ کیا کہ آپ کو فوراً میو ہسپتال میں داخل کرایا جائے۔ چنانچہ آپ کو البرٹ وکٹر ہال کے سپیشل وارڈ میں داخل کیا گیا۔ بیماری کافی پیچیدہ صورت اختیار کر چکی تھی۔ ملیریا کے علاوہ اصل تکلیف یہ تھی کہ خون میں ملیریا کا اثر پیدا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے بڑی محنت شفقت اور توجہ سے خون وغیرہ کے ہر قسم کے امتحانات کرائے لیکن حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی گئی اور ڈیڑھ بجے رات کے قریب آپ اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہوش و حواس آخر تک قائم رہے وفات سے قبل جو بہت سی ہدایات آپ دینا چاہتے تھے وہ آپ نے بہ اطمینان خاطر دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وفات سے قبل آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا کیونکہ آخری لفظ آپ کی زبان پر یہ تھا "ابا"۔ آپ کے آرام اور علاج کے لئے ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی مسلسل نگہداشت کی وجہ سے جب ہسپتال کے عملہ نے ایک موقع پر کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا کہ یہ کوئی بڑے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں ہم تو درویش ہیں

ربوہ میں وفات کی اطلاع

آج مورخہ ۲۵ مارچ کی صبح کو جب آپ کی وفات کی اطلاع ربوہ میں موصول ہوئی تو تمام دفاتر اور سکولوں میں فوراً تعطیل کر دی گئی۔ مسجد مبارک کے لاؤڈ سپیکر سے آپ کی وفات کا اعلان کرا دیا گیا اور اہل ربوہ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا جنازہ دوپہر تک لاہور سے ربوہ پہنچ جائے گا اور یہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ اہل ربوہ نماز عصر سے قبل ہی مسجد مبارک میں جمع ہو گئے۔ اور سب نے نماز عصر وہیں ادا کی۔ علاوہ ازیں لاہور، لائلپور، سرگودہا اور بھیرہ وغیرہ کی جماعتوں کے احباب بھی جنہیں بروقت اطلاع مل سکی ربوہ آپہنچے۔ نماز عصر کے بعد مسجد مبارک کے باہر سیدنا حضرت امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر مرحوم نے دس بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا ہر طرح اور ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

پتہ مطلوب ہے

محمد دین ولد امام دین صاحب مرحوم سکنہ ڈنگہ ضلع گجرات جو کوئٹہ میں ملازم تھے۔ کا پتہ درکار ہے۔ وہ خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع بخشیں

حبیب الرحمٰن ٹرز کلاس
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پشاور

ربوہ میں یوم جمہوریہ کی تقریبات

(بقیہ صفحہ ۳)

جگمگا رہی تھیں۔ لوگوں نے بھی اپنے مکانوں کی دیواروں پر روشنی کا انتظام کیا۔ تمام ملحقہ پہاڑیوں پر گیس کی روشنی کا انتظام کیا گیا تھا جو دور دور سے نظر آ رہی تھی۔

ضیافتوں کا اہتمام

رات کو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نیز جامعہ احمدیہ کی طرف سے خاص دعوتوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں لوگ خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ نیز شام کو مقامی انجمن احمدیہ کی طرف سے ان تمام کھلاڑیوں کو ایک پارٹی کی شکل میں چائے پر مدعو کیا گیا جنہوں نے مختلف میچوں میں حصہ لیا تھا۔

اس طرح یوم جمہوریہ کی تقریبات جن کا آغاز نماز فجر کے بعد دعاؤں سے کیا گیا تھا نماز عشاء کے بعد تک جاری رہیں۔

دفتروں اور اداروں میں تعطیل

ربوہ میں جملہ دفاتر اور اداروں میں ہفتہ وار تعطیل کے سلسلہ میں جمعہ کو بند رہتے ہیں چونکہ یوم جمہوریہ بھی جمعہ ہی کو منایا گیا تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ اس تقریب کی خوشی میں ہفتہ کو بھی عام تعطیل رہے۔ چنانچہ ۲۴ مارچ کو بھی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور تمام دوسرے ادارے بند رہے۔

درخواست دعا

میرے عزیز چوہدری حیات محمد صاحب اور آپ کے برادران اور بچگان ریاست بہاولپور میں فوجداری مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے اس مشکل سے رہائی بخشے۔ آمین

بشیر احمد باجرہ
امیر حلقہ کھبوہ باجرہ ضلع سیالکوٹ